ٹیلیفون نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

[illegible]

یوم شنبہ

جلد ۳۴ | ۶ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۶ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۶ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۵۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۵ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶½ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ فالحمد للہ۔

قادیان ۵ ماہ وفا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

آج صبح کی گاڑی سے مکرم مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل مجاہد امریکہ تبلیغ اسلام کے لئے اور مکرم چودھری عبد المجید صاحب بھٹی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے عازم امریکہ ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اور دوسرے بہت سے احباب سٹیشن پر جمع تھے۔ انہوں نے اپنے

اپنے ہاتھوں قیامت برپا کرنے کے سامان

از ایڈیٹر

انسان خدا تعالےٰ کی تمام مخلوق میں سے بہترین مخلوق ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ اگر انسان فطرت صحیحہ کے مطابق چلے۔ اپنے خالق و مالک کے آگے سر اطاعت خم رکھے۔ اور اس نے انسان کے جو فرائض مقرر کئے ہیں انہیں بجا لائے۔ تو وہ اس دنیا میں بھی اطمینان اور سکینت کی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اور آخرت میں بھی بے حساب انعامات کا وارث بن سکتا ہے۔ الا الذین اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت فلھم اجر غیر ممنون۔ لیکن اگر انسان سیدھی راہ سے بھٹک جائے۔ تمرد اور سرکشی اختیار کرے۔ ایک ایک ذرہ کے پیدا کرنے والی واحد اور یکتا ہستی کا انکار کرکے اپنے آپ کو کائنات عالم کا مختار کل سمجھ لے۔ اور یہ دعویٰ کرے۔ کہ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور سب کچھ اس کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ تو اس سے بدتر مخلوق اور کوئی نہیں ہے۔ ثم رددنٰہ اسفل سافلین۔ وہ نہایت ہی رذیل چیز بن جاتا ہے۔ اتنا رذیل کہ اپنی تباہی و بربادی کے سامان خود اپنے ہاتھوں مہیا کرکے ان پر اتراتا اور فخر کرتا ہے۔ حالانکہ ایسی حرکت کوئی رذیل سے رذیل حیوان بھی نہیں کر سکتا۔ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل۔ اولٰئک ھم الغٰفلون۔ انسان کے اس قدر حقیر و رذیل درجہ تک پہنچ جانے کی وجہ یہ ہے۔ اولٰئک ھم الغٰفلون ایسے لوگ غفلت اور لاپرواہی کی انتہا کو پہنچے ہوتے ہیں۔ خواہ وہ کس قدر جھنجھوڑے جائیں۔ توجہ ہی نہیں کرتے۔ گمراہی کی جس سڑک پر پڑے ہوں۔ اسی پر سرپٹ دوڑے جاتے ہیں۔

گزشتہ جنگ عظیم نے دنیا کو کیا کیا انقلابات نہیں دکھائے۔ کیا کیا مصائب اور آلام میں مبتلا نہیں کیا۔ کیا کیا انسانی وحشت اور درندگی کے مناظر پیدا نہیں کئے۔ مگر وہ لوگ جن پر سب سے زیادہ تباہی و بربادی آئی۔ اور جو براہ راست اس کا نشانہ بنے۔ وہ پہلے سے بھی زیادہ دلیری اور بے باکی سے اپنی گمراہی کے مظاہرات کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اس طرح اپنے ہاتھوں وہ وقت قریب سے قریب تر لا رہے ہیں۔ جبکہ قیامت اپنے اصلی معنوں میں واقعہ ہو جائے۔ اور یہ دنیا اپنی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کے بوجھ سے دب کر صفحۂ ہستی سے مٹ جائے۔

اس سلسلہ میں ایٹم بم کی ایجاد اور اس کے تجربات کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ حال ہی میں مشہور عالم سائنسدان اور موجد مسٹر رابرٹ بیلیٹری نے صدر ٹرومین کو ایک چٹھی لکھی۔ جو تیسرے ایٹم بم کے سمندر میں آزمائشی تجربہ کے سلسلہ میں تھی۔ اور جس میں یہ خطرہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ اس بات کا خدشہ موجود ہے۔ کہ پانی کی تہ میں ایٹم بم کے متعلق سائنسدانوں کے اندازہ میں سقم ہے۔ کیونکہ خدشہ موجود ہے کہ پانی کی تہ میں ایٹم انرجی کو چھوڑ دینے سے ایٹمک انرجی کی طویل زنجیر بن جائے گی۔ اگر ایسا ہوا۔ تو اس کا مطلب سادہ الفاظ میں یہی ہوگا۔ کہ تمام دنیا کے سمندر ایک وسیع اور بھیانک ایٹم بم بن جائینگے۔ اور پانی زہریلا ہو جائے گا۔ اس صورت میں دو پونڈ پانی کا وہی تباہ کن اثر ہوگا۔ جو ہیروشیما پر گرنے والے ایک بم کا ہوا تھا۔ چھ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سمندر میں دھماکے ہونے شروع ہو جائیں گے۔ زمین پر اس کا پہلا اثر یہ ہوگا۔ کہ تمام مکانوں اور عمارتوں کی بنیادیں ہل جائینگی ۹۰ منٹ کے اندر دوسرا جھٹکا ہوگا۔ جس کے ساتھ ہی ایک بہت زبردست آگ پیدا کرنے والی لہر اٹھے گی۔ جو دس لاکھ سینٹی گریڈ کی حرارت پیدا کرے گی۔ یہ گرمی زمین کی ہوا کو ختم کر دے گی۔ اور دنیا بھر میں مکمل تباہی مچ جائے گی۔ تمام جانور دم گھٹ کر مر جائیں گے۔

اگرچہ فی الحال یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ کہ تباہی و بربادی کو زیادہ سے زیادہ وسیع بنانے کی ایجادات کا سلسلہ اگر اسی طرح جاری رہا۔ اور انسانوں نے اس گمراہی اور سرکشی کو خیرباد نہ کہا جس میں وہ مبتلا ہیں۔ تو جلد یا بدیر دنیا کی مکمل تباہی کے پورے سامان مہیا ہو جائیں گے۔

حال میں جس بم کا تجربہ کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق مصدقہ طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس کے پھٹنے سے جو گرمی اور روشنی پیدا ہوئی۔ وہ دس ہزار سورجوں کی گرمی اور روشنی کے برابر تھی۔ اس بم سے پیدا ہونے والا دھواں ۳۵۰۰۰ فٹ کی بلندی تک اوپر اٹھا۔ اس کے علاوہ اور زہریلے مادے جو پیدا ہوتے اور وسعت اختیار کرتے ہیں۔ ان کی انتہا نہیں۔ پھر ایک تازہ خبر نیویارک کی یہ ہے۔ کہ ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک اور ہلاکت آفرین جنگی ہتھیار امریکہ میں تیار کیا گیا ہے۔ جو امریکن کانگرس کے ایک ممبر کے بیان کے مطابق اس وقت استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ تین ممبروں نے ایک کمیٹی میں اس جنگی ہتھیار کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اس سے جراثیم ہوائی جہازوں پر سے

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ... پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

چھوڑے جا سکتے ہیں۔ جو کسی بڑے شہر میں ہر نوع کی زندگی ختم کر سکتے ہیں۔ اس کا وار خطا نہیں جاتا۔ اس سے موت اور تباہی یقینی ہے۔ کھیتوں میں لہلہاتی ہوئی فصلیں اور کھیتوں میں پڑے ہوئے بیج تک اس کی زد سے محفوظ نہیں ہیں۔

غور فرمایئے یہ تباہی و بربادی کے سامان۔ اور وہ گمراہی و ضلالت جس میں انسان سر سے پاؤں تک غرق ہو چکے ہیں اس کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے۔ یہی کہ اگر موجودہ نسلِ آدم نے اپنی روش نہ بدلی۔ تو وہ اپنے ہاتھوں پیدا کردہ سامان ہلاکت سے ختم ہو جائے گی۔ سوائے ان کے جنہیں خدا تعالےٰ محفوظ رکھے۔ اور اس طرح وہ قیامت برپا ہو جائے گی جس سے بار بار اور ہر زمانہ میں لوگوں کو ڈرایا گیا ہے

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی رپورٹ از یکم جون تا پندرہ جون

کتاب "حقیقی اسلام" کا اثر ایک مشنری خاتون پر

مکرم محترم خلیل احمد صاحب ناصر شکاگو سے تحریر فرماتے ہیں۔

دورہ

عرصہ زیر رپورٹ میں محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب دورہ پر رہے۔ آپ اب تک ریاستہائے Iowa, Minnesota, North and South Dakota کے مختلف مقامات کا دورہ کر چکے ہیں۔ موجودہ پروگرام قریب التکمیل ہے۔ ان کا خط آیا ہے کہ اس دوران میں تبلیغ کے بہت عمدہ مواقع ملے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کی واپسی پر تفصیلی رپورٹ پیش کی جائے گی

لٹریچر

الحمد للہ کہ باوجود سٹرائکوں کے رسالہ مسلم سن رائز چھپ کر آ گیا ہے۔ اب بقیہ لٹریچر کی طباعت کا انتظار ہے۔

مسجد شکاگو

خاکسار نے گذشتہ رپورٹ میں اپنی یونیورسٹی میں تقریر کا ذکر کیا تھا۔ اس کے بعد یونیورسٹی کے بعض طلبہ مسجد میں بھی آئے۔ اور ہمارے اجلاس میں شامل ہوئے۔ کوئی دو گھنٹے تک تفصیلی سوالات احمدیت کے متعلق بالخصوص۔ اور اسلام کے متعلق بالعموم پوچھتے رہے۔ پھر انہوں نے نماز کی ادائیگی تک مسجد میں قیام کے شوق کا اظہار کیا۔ اسلامی طریق عبادت سے بغضلہٖ متاثر ہوئے۔ اور نماز کی دعاؤں کے انگریزی ترجمہ کی خواہش کی۔ جس کے لئے انہیں دوسرے لٹریچر کے علاوہ رسالہ Muslim Prayer بھجوایا گیا۔ ایک طالبعلم واشنگٹن سے تھا جسے دوسرے طلباء سے اسلام کا ذکر سننے کی وجہ سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ مسجد میں ہفتہ میں تین اجلاس پوری باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں۔ جن میں اب دوسرے لوگ بھی آہستہ آہستہ شامل ہونے شروع ہو گئے ہیں ہمارے کتاب احمدیت یا حقیقی اسلام کے درس کے بعد ایک اجلاس میں ایک عیسائی عورت نے جو خود مشنری ہے تقریر کی۔ اور کہا کہ جو باتیں یہ کتاب پیش کرتی ہے وہ اس قدر دلنشین اور صداقت سے مملو ہیں کہ کوئی وجہ نہیں کہ ان کو تسلیم نہ کیا جائے۔ احباب جماعت مقامی فرداً فرداً مزید لوگوں کو مسجد میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں

اردو تبلیغی لٹریچر اور احمدی خواتین

میں نے ملتان کی لجنہ اماء اللہ کے لئے محترم بھائی عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کا اردو تبلیغی لٹریچر لم روپے کا سٹ منگوایا تھا۔ جو کہ بہت مفید ثابت ہوا۔ تمام بہنیں اور تمام لجنہ اماء اللہ کو بھی ضرور منگوائیں۔ اور پڑھیں انشاء اللہ تبلیغ کے لئے بہت مفید ثابت ہونگی۔ اور تمام بہنوں کو تبلیغ کے لئے نہایت آسانی ہو جائیگی۔ کیونکہ کتابیں نہایت آسان طریقے پر لکھی گئی ہیں۔ بیگم مسعود احمد رشید پریذیڈنٹ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں

ایک مخلص احمدی کا مکتوب اور اس کا جواب

آپ اس وقت تک کے سب حصّہ لینے والوں سے بڑھ گئے ہیں

ذیل میں ایک مخلصانہ خط اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا جواب درج کیا جاتا ہے۔ احباب پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ خدا تعالےٰ نے اس غریب بھائی کو کیسا اخلاص بخشا۔ اور کیسی شاندار قربانی کی توفیق عطا فرمائی ہے (ایڈیٹر)

خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش ہے کہ حضور کا بیان فرمودہ خطبہ ۶/۱۴ کا بذریعہ الفضل ۲۰/۶/۴۳ خاکسار کو ملا۔ پڑھنے کے بعد دل کو سخت تکلیف ہوئی۔ کہ میرے جیسا ناکارہ شخص احمدیت کی کیا خدمت کر سکتا ہے۔ معمولی کریانہ کی دوکان ہے۔ اور میری نرینہ اولاد کوئی نہیں۔ دو لڑکیاں ہیں سو وہ شادی شدہ ہیں۔ اور اپنے اپنے گھر رہتی ہیں۔ دوکان پر سوائے میرے اور کوئی نہیں ہوتا۔ اور میری عمر بھی اس وقت قریباً پچاس سال ہوگی ہم دونوں میاں بیوی ہیں۔ میرے پاس اس وقت کل پانصد روپیہ ہے۔ سو اس میں سے تین صد روپیہ کی حقیر سی رقم میں حضور کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں۔ آپ جس طرح چاہیں استعمال فرمائیں اور قبول فرمائیں۔ والسلام

خاکسار حضور کا ادنےٰ خادم میاں لعل دین دوکاندار شین محلہ جہلم

جواب

محبی فی اللہ میاں لعل الدین صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا خط ملا۔ ہمیہ قیمتی تین سو روپیہ ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ کئی لوگ اس خطبہ پر اشاعت اسلام کے لئے حصّہ لے رہے ہیں۔ مگر آپ اس وقت کے سب حصہ لینے والوں سے بڑھ گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور دنیا میں بھی اور عقبےٰ میں بھی اس قربانی کو فضل الٰہی کے جذب کرنے کا موجب بنائے۔ میں نے یہ رقم تحریک جدید میں بھجوا دی ہے والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد ۳/۷/۴۶

"الفضل" کے لئے ایڈیٹر کی ضرورت

ادارہ الفضل کے لئے ایک ایسے گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ جسے جرنلزم کی تعلیم دلوا کر بطور ایڈیٹر الفضل لگایا جا سکے۔ زمانہ ٹریننگ میں اخراجات نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے دیئے جائیں گے۔ اور بعد ٹریننگ معقول تنخواہ دی جائے گی۔ اخباری دنیا سے دلچسپی رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد تعلیمی قابلیت و تجربہ یا دلچسپی مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

درخواستہائے دعاء

چوہدری محمد عظیم صاحب نائب تحصیلدار کے مقدمات مؤرخہ ۸ر جولائی کو بعدالت سپیشل مجسٹریٹ صاحب لائل پور شروع ہوں گے۔ احباب کرام اپنے بھائی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ان مقدمات سے باعزت نجات بخشے (۲) محمد اشرف صاحب ونیس واقف زندگی عرصہ سے بیمار ہیں۔ لمبی بیماری کے باعث وہ تعلیم اور خدمت دین سے محروم ہو رہے ہیں احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

مغربی افریقہ میں احمدیت کی عظیم الشان معجزانہ ترقی

احمدیہ دار التبلیغ گولڈ کوسٹ کی سالانہ تبلیغی رپورٹ

تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیوں کی وسعت

ایک سال میں ۵۳۰ افراد داخلِ احمدیت ہوئے

احمدیہ دار التبلیغ گولڈ کوسٹ ہمارے بیرون ہند کے مشنوں میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس علاقہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ اور اب تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیاں اتنی وسعت اختیار کر چکی ہیں۔ کہ متعدد مبلغین بھی ناکافی ثابت ہو رہے ہیں۔ ذیل میں اس مشن کی مختصر سالانہ رپورٹ درج کی جاتی ہے۔ جو مکرم محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی امیر و مبلغ انچارج نے لکھ کر ارسال فرمائی ہے اور جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہمارے مبلغین کس طرح شبانہ روز محنت کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کا مقدس فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اور کس طرح اللہ تعالےٰ بھی ان کی کوششوں کو نوازتا ہوا احمدیت کی غیر معمولی ترقی کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ احباب کو اس علاقہ میں کام کرنے والے مجاہد بھائیوں کے لئے خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ انکو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اور ان کی کوششوں میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے آمین

از یکم مئی ۱۹۴۵ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء

اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے مطابق اور مبلغ انچارج کی زیر نگرانی با ہتمام ممبران مجلس عاملہ تمام امور متعلقہ جماعت بخیر و خوبی سرانجام ہوتے رہے۔ اگرچہ بعض مشکلات بھی پیش آئیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل نے انہیں رفع کرکے ہمارا راستہ صاف کر دیا۔ اور ہمیں طاقت بخشی۔ کہ حتی الامکان ہم اس امانت کے ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ جس کا بوجھ ہمارے کمزور کندھوں پر رکھا گیا ہے

بعض امور کا التواء

حالات کے ناسازگار ہونے کی وجہ سے اگرچہ ہم اپنے پروگرام کی بعض شقوں کو پورا نہیں کر سکے۔ لیکن ان میں بھی اللہ تعالےٰ کی کوئی حکمت نظر آتی ہے۔ مثلاً ہمارے پروگرام میں یہ شامل تھا۔ کہ ۱۹۴۶ء کے اوائل میں احمدیہ گرلز سکول جاری کیا جائے۔ سالٹ پانڈ میں ایک عالی شان مسجد بنائی جائے۔ اور احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی سلور جوبلی منائی جائے۔ لیکن کوکو کی فصل خراب ہونے کی وجہ سے ہم جوبلی اور مسجد کا پورا چندہ اکٹھا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اسی طرح گرلز سکول کے لئے ہم ٹرینڈ استانی حاصل نہیں کر سکے۔ لیکن امید ہے کہ مستقبل قریب میں اللہ تعالےٰ کی مدد سے ہم انہیں درجہ تکمیل تک پہنچانے کے قابل ہو سکیں گے۔

نئے مبلغین کی آمد

عرصہ دراز سے خاکسار ہزار ہا کی جماعت میں تن تنہا بفضل ایزدی نگرانی کی ذمہ داری کا اہم فریضہ بجا لا رہا تھا۔ لیکن سال زیر رپورٹ کے دوران امام ہمام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے از راہ کرم دو مبلغ بطور مددگار تعینات فرمائے ان میں سے پہلے مبلغ جناب ملک احسان اللہ خانصاحب ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء اور دوسرے مبلغ جناب مولوی عبد الخالق صاحب فاضل ۲۷ فروری ۱۹۴۶ء کو تشریف لائے۔ ہر دو کی جماعت نے نہایت ہی عزت افزائی کی۔ اول الذکر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے فرمان کے ماتحت آخر مارچ ۱۹۴۶ء تک زیر تعلیم رہے۔ اور میری مرکز سے غیر حاضری کے مواقع پر لوکل جماعت کی تربیت میں منہمک۔ لیکن ثانی الذکر ایک ماہ میرے پاس رہ کر یہاں کے کام کی پالیسی کا مطالعہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اپریل ۱۹۴۶ء کے ابتدا میں ہر دو مبلغین کو ان کے مفوضہ کام پر مقرر کیا گیا۔ انہوں نے تبلیغی دوروں پر جانا اور تربیت جماعت کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہے۔ کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن طور پر خدمت سلسلہ کا موقعہ دے۔

مجلس عاملہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل احباب مجلس عاملہ میں بحیثیت ممبر میرے ساتھ کام کرتے رہے (۱) الحاج محمد اسحاق۔ پریذیڈنٹ (۲) مسٹر جمال الدین جانسن جنرل سکرٹری (۳) مسٹر حمزہ سکرٹری تبلیغ (۴) مسٹر ممتاز بیگ سکرٹری تعلیم و تربیت (۵) مسٹر بشیر الدین سکرٹری مال (۶) مسٹر یوسف جمال عزیز سکرٹری اشانٹی سیکشن

مجلس مشاورت

سال کے دوران میں ایک مجلس مشاورت دسمبر ۱۹۴۵ء کے اخیر پر بمقام Akadom منعقد ہوئی ممبران مجلس عاملہ۔ چیف ریدار اور جملہ افریکن مبلغین تشریف لائے مالی تبلیغی۔ تعلیمی اور تربیت جماعت کے معاملات زیر بحث لائے گئے ایکدن کے اندر اسی پونڈ سے زیادہ چندہ جمع ہوا۔ سلور جوبلی کے انعقاد اور تعمیر مسجد کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی۔ متفقہ رائے سے قرار پایا۔ کہ بمقام اسارچہ انفنٹ گرلز سکول Aomoma سرکٹ میں انفنٹ جونیئر۔ اور Samandssec میں سینیئر گرلز سکول جاری کئے جائیں۔ اس فیصلہ کی بنا پر Samandssec کے پیراماونٹ چیف نے جو کہ عیسائی ہے۔ ایک وسیع رقبہ زمین اپنی ذاتی زمین سے میرے مانگنے پر جماعت کو دیا۔ لیکن جب ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کو اطلاع دی گئی۔ تو اس نے انسپکٹر آف سکولز کے سپرد یہ معاملہ کر دیا۔ انسپکٹر صاحب بذات خود مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ اور مجھے نصیحت کی کہ مقام مذکورہ سکول کے لئے مفید نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کے ارد گرد بہت سے سکول ہیں۔ اور گورنمنٹ اس نئے سکول کو گرانٹ دینے میں تردد سے کام لے گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ کوئی اور جگہ منتخب کی جائے۔ ان حالات کے پیش نظر ہمیں Samandssec والی زمین مجبوراً چیف کو واپس دینی پڑے گی۔ کیونکہ وہ صرف سکول کے بنانے کے لئے ہی لی گئی تھی۔

تبلیغ

سال زیر رپورٹ میں ۴۷۸ لیکچر دئے۔ ۸۶۰ دیہات میں تبلیغ کی۔ ۲۱۳۹۵ سامعین ان لیکچروں سے مستفیذ ہوئے۔ ۱۰۳۱۹ میل سفر پیدل بذریعہ لاری و ٹرین کیا۔ ۹۶۵۰ اشخاص تک بذریعہ پرائیویٹ ملاقات پیغام حق پہنچایا۔ ۵۳۰ نفوس سلسلہ عالیہ حقہ میں بیعت کرکے داخل ہوئے۔ علاوہ ازیں خاکسار نے سال میں تین بار سرکٹوں کا دورہ کیا۔ ایک دورہ میں جناب ملک احسان اللہ صاحب بھی میرے ہمراہ تھے۔ تمام جماعت سے انکا تعارف کرایا اس سفر میں ایکہزار سے زائد میل کا فاصلہ طے کیا

افریکن مبلغین

ذیل میں ان افریکن مبلغین کے اسماء گرامی دیئے جاتے ہیں۔ جو میرے ساتھ میدان تبلیغ میں شریک کار رہے۔ (۱) مسٹر بشیر الدین (۲) مسٹر جبرائیل سعید (۳) مسٹر یعقوب احمد (۴) معلم موسیٰ (۵) مسٹر یوسف جمال عزیز (۶) الیس کے آدم (۷) مسٹر عثمان سلیم (۸) مسٹر عثمان (۹) مسٹر جے اے آدم (۱۰) مسٹر احمد بن عبد اللہ (۱۱) مسٹر ابراہیم بن محمد (۱۲) مسٹر یعقوب بن عیسٰی (۱۳) مسٹر یوسف علی آدم (۱۴) معلم صالح

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں پانچہزار نئے ٹریکٹ اور پمفلٹ شائع کئے گئے۔ علاوہ ازیں سلسلہ کا عربی و انگریزی لٹریچر بعض معززین اور افسران حکومت کو بطور تحفہ دیا گیا۔

تبلیغ بذریعہ خدام الاحمدیہ و انصار اللہ

جملہ شاخ ہائے خدام الاحمدیہ و انصار اللہ بھی پبلک میں تقاریر کرتے رہے ہیں۔ نیز موقعہ پاکر پرائیویٹ

ملاقات کے ذریعہ بھی تبلیغ کرتے رہے۔

اعلیٰ طبقہ کو تبلیغ

ملک کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں وکلاء اور پیرامونٹ چیفس کو بذریعہ پبلک لیکچر پرائیویٹ ملاقات اور لٹریچر تبلیغ کی گئی۔

احمدیہ مدارس کی ترقی

احمدیہ مدارس کالونی اور اشانٹی میں سال بھر نہایت ہی اچھا کام ہوتا رہا۔ پچھلے سال کے سٹاف میں تین مزید ٹیچروں کا اضافہ ہوا۔ گویا اب گورنمنٹ سے منظور شدہ سکولوں میں ہمارے اساتذہ کی تعداد تیس تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے بیس اساتذہ احمدی ہیں۔ اور دس عیسائی۔ ان سکولوں کے علاوہ بعض دیہاتی سکول بھی ہیں۔ ان میں بھی تعلیم کا انتظام اچھا ہے۔ وہاں جماعتیں لوکل طور پر ٹیچروں کی تنخواہ ادا کرتی ہیں۔ ۱۹۳۶ء کے شروع سے ہماری سکول کی گرانٹ میں ۱۹۳۵ء کی نسبت ۳۶۵ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔ نیز ہمارے اکرا خل سینئر سکول کے لئے بھی گرانٹ کی منظوری گورنمنٹ نے دے دی ہے۔ اگرچہ تاحال رقم وصول نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی منظور شدہ رقم سے ہمیں اطلاع دی گئی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے کم ازکم ایک صد پونڈ کی رقم ہوگی۔ ممکن ہے اس سہ ماہی یا آئندہ سہ ماہی میں یہ گرانٹ ہمیں بھیج دی جائے۔ گرلز سکول کے متعلق پہلے ذکر کر آیا ہوں۔ کہ بوجہ ٹرینڈ استانی نہ ملنے کے ہم سکول کھول نہیں سکے۔ ہمارے پاس اگرچہ ایک ان ٹرینڈ استانی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ٹرینڈ کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ اس مجوزہ سکول کے لئے تین سو پینتالیس پونڈ کے قریب رقم بنک میں جمع کرا دی گئی ہے۔ مبلغ تین صد پونڈ لجنات اماء اللہ ہند نے ارسال کئے۔ جسے جماعت نے نہایت ہی شکریہ سے قبول کیا۔ دس گنی کی رقم لجنہ لیگوس نے روانہ کی۔ اور ۴۳ پونڈ ۱۸ شلنگ ۳ پنس مقامی لجنہ نے جمع کئے۔ مزید برآں جماعتہائے مشرقی افریقہ نے آٹھ پونڈ کے بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالےٰ ان تمام بھائیوں اور بہنوں کو جنہوں نے اس چندہ کی تحریک اور جمع کرنے میں حصہ لیا ہے۔ اجر عظیم عطا فرمائے یہاں کی جماعت اور خاکسار حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذرہ نوازی اور مہربانی کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ حضور نے نہایت ہی شفقت سے ہماری درخواست کو منظور فرماتے ہوئے تمام لجناؤں کو اس کار خیر میں حصہ لینے کے متعلق حکم صادر فرمایا۔

امسال ہمارے سالٹ پانڈ سینئر سکول سے ۱۸ طلباء Standard VII کے آخری امتحان میں شامل ہوئے جن میں سے ۱۵ کامیاب ہوئے۔ آئندہ ہمارے اکرا خل سکول کے لڑکے بھی اس آخری امتحان میں شامل ہوا کریں گے۔ کیونکہ ہمارا یہ سکول بھی VII Standard تک پہنچ چکا ہے۔ گویا اب خدا کے فضل سے ہمارے دو سکول اس ملک میں مکمل طور پر سینئر کلاسز تک پہنچ چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور

اور

بیس ۲۰ روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۰ رمئی ۱۹۳۶ء کے "اہلحدیث" میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ جو لوگ آخری فیصلے والے اشتہار کو مباہلہ سمجھتے ہیں اگر ان کو اس اشتہار میں لفظ مباہلہ نظر آئے۔ تو ہمیں اطلاع دیں۔ اس کا جواب میں نے ۱۷ رجون کے الفضل میں دیا۔ کہ یہ اشتہار مباہلہ ہے۔ اور لکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔" اور اس دعا کے متعلق مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ "فریقین اپنے کسی نزاع کا فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہیں۔ تو اسلامی اصطلاح میں اس کا نام مباہلہ ہے۔" پھر مولوی صاحب نے یہ بھی لکھا۔ "کسی مرزائی مبحث پر بذریعہ مباہلہ فیصلہ چاہا جائے۔ تو سابقہ خدائی فیصلے کی سخت ہتک ہے۔ اسی لئے خدائی غیرت نے اپنے سابقہ فیصلے کو ہتک سے بچانے کے لئے کسی دوسرے مباہلہ کو وقوع میں آنے سے روک دیا۔" اس پر میں نے پوچھا اگر ۱۹۳۵ء میں رک جانے والا مباہلہ دوسرا تھا۔ تو بتایا جائے کہ پہلا مباہلہ کب ہوا۔ میرے اس سوال پر مولوی صاحب نے اپنے اخبار کا ایک پورا صفحہ سیاہ کیا ہے۔ مگر اس سوال کا جواب نہیں دے سکے اور مباحثہ کا چیلنج دیکر اصل معاملہ کو کھٹائی میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ میں مولوی صاحب کا چیلنج بخوشی منظور کرتا ہوں۔ مولوی صاحب شرائط وغیرہ کا فیصلہ کرلیں۔ میں خود دفتر اہلحدیث امرتسر میں پہنچ جاؤں گا۔ اگر وہ چاہیں۔ تو گنج مغلپورہ کی جماعت اہلحدیث کی نمائندگی سے شرائط طے کرلیں۔ میں ہر طرح تیار ہوں۔

مولوی صاحب کے نزدیک میں نے غلط بیانی کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"کوئی شخص محمد عبد الحق نامی لکھتے ہیں۔ باوجود عبد حق کہلانے کے باطل پرستی کا ثبوت دینے کو میرا کلام نقل کرتا ہے۔ جو یہ ہے کہ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ فریقین کی نزاع کا فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہیں۔ تو اسلامی اصطلاح میں اس کا نام مباہلہ ہے۔ یہاں تک تو نامہ نگار نے ٹھیک کہا۔ اور یہی میرا قول ہے۔ اور یہی میرا مطلب ہے۔" (اہلحدیث ۲۸ رجون ۱۹۳۶ء)

میں نے حق پرستی کی خاطر جس کو مولوی صاحب باطل پرستی لکھتے ہیں۔ مولوی صاحب کی ایک عبارت نقل کی تھی۔ کہ جس اشتہار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض دعا کے طور پر شائع کیا۔ اس کو آپ لوگ اسلامی اصطلاح میں مباہلہ کہتے ہیں پھر جھگڑا کس بات کا لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے بقول مولوی صاحب یہ مان لیا جائے۔ کہ اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء یکطرفہ دعا تھی۔ تو مولوی صاحب اور ان کے ساتھی وہ اشتہار دکھائیں۔ جس کے متعلق مولوی صاحب نے لکھا ہے۔

(۱) "کرشن قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا" (مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء)

(۲) "مرزا جی نے میرے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا۔" (مرقع قادیانی دسمبر ۱۹۰۸ء)

(۳) "آج تک مرزا صاحب نے کسی مخالف سے ایسا کھلا مباہلہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہمیشہ گول مول رکھا کرتے تھے۔" (اشتہار مرزا قادیانی کا انتقال اور اس کا نتیجہ شائع کردہ ثناء اللہ)

(۴) "وہ اپنے اشتہار مباہلہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں چیخ اٹھا۔ کہ "اہل حدیث نے میری عمارت کو ہلا دیا۔" (اہلحدیث ۹ رجون ۱۹۰۸ء)

مولوی صاحب نے ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء کو ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ جس کے ایک طرف مولوی صاحب نے ایک مضمون بعنوان "قادیان میں مباہلہ کیوں نہ ہوا" شائع کیا اور دوسری طرف ایک مضمون بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع کیا۔ پہلے مضمون کے اختتام پر لکھا ہے۔ "راقم آثم ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء" اور دوسرے مضمون کے اختتام پر لکھا ہے۔ "الراقم عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔ اس اشتہار کے متعلق [illegible] یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کی تاریخ ہے۔ اگر مولوی صاحب یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ اشتہار یکطرفہ دعا تھی۔ تو مولوی صاحب اور ان کے ساتھی وہ اشتہار دکھائیں۔ جس کے متعلق انہوں نے لکھا ہے۔ کہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو قادیانی کرشن نے میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا۔ ایسا اشتہار دکھانے والے کو مبلغ بیس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ میں مولوی صاحب کو مطلع کر دیتا ہوں۔ کہ اگر وہ اس اشتہار کو جس میں ان کے ساتھ مباہلہ کرنے کا ذکر ہے۔ اور وہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا گیا۔ اپنے اخبار میں حرف بحرف شائع کردیں۔ تو میں تمام اخراجات ان کو ادا کردوں گا۔

اب میں ایک اور حوالہ درج کرتا ہوں۔ جس میں مولوی صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ۱۵ اپریل والا اشتہار دعا مباہلہ تھا۔ مولوی صاحب نے ایک مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے چند دن پہلے لکھا۔ جو یکم جون کے مرقع قادیانی میں شائع ہوا۔ اس میں لکھتے ہیں۔ "مرزائی جماعت کے جوشیلے ممبرو اب کس وقت کے منتظر ہو۔ تمہارے پیر مغاں کی مقرر کردہ مباہلہ کی میعاد کا زمانہ تو گذر گیا۔" مرقع قادیانی یکم جون ۱۹۰۸ء۔

اگر ۱۵ اپریل والا اشتہار آخری فیصلہ مباہلہ نہیں*

*تھا۔ تو وہ ۱۵ اشتہار بھی بتلائیے۔ جس میں ایک سال مباہلہ کی میعاد بقول آپ کے مقرر کی گئی تھی۔ اور وہ یکم جون ۱۹۰۸ء کو گذر گئی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب مباحثہ کی شرائط جلد سے جلد طے کریں گے۔ اور میرے مطالبات کا جواب بھی جلد سے جلد دیں گے۔ (محمد عبد الحق مجاہد گنج مغل پورہ)

سومنات کی سیر

۱۹۴۷ء میں ایک ایسی تقریب پیدا ہوگئی کہ مجھے کاٹھیاوار کی مشہور و معروف اسلامی ریاست جوناگڑھ میں جانا پڑا۔ جوناگڑھ ایک پرانا شہر ہے۔ اور ایک پرانی ریاست کا دارالحکومت ہے۔ شہر کے گرد پختہ فصیل اب تک موجود ہے۔ مکانات اور باغات بہت خوب صورت ہیں۔ ایک میل پر گرنار پہاڑ ہے جو بہت اونچا نہیں۔ اس کی پانچ چوٹیوں پر جینیوں کے خوبصورت مندر بنے ہوئے ہیں۔ اس کے دامن میں وہ تاریخی چٹان ہے جس پر دو زبانوں میں کتبہ لکھا ہوا ہے۔ اوپر پالی زبان کی عبارت ہے جو مہاراجہ اشوک نے کندہ کرائی تھی۔ اور نیچے سمندر گپت کی کھوائی ہوئی عبارت سنسکرت زبان میں ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ موجودہ سنسکرت پالی کے بعد ظہور میں آئی۔ اگر بدھ مت کے آغاز میں بھی سنسکرت ہندوستان کی لنگوا فرینکا ہوتی تو مہاراجہ اشوک پالی زبان میں سنگی کتبے کیوں نصب کراتے۔ سارا کاٹھیاوار تاریخی مقامات سے بھرا پڑا ہے اسی کے ساحل پر دوارکا اور سومنات جیسے تاریخی مقام ہیں۔ دوارکا وہ مقدس شہر ہے جہاں سری کرشن جی کے آباؤ اجداد جو جادو بنسی کہلاتے تھے حکمرانی کرتے تھے اور گو سری کرشن جی کی پیدائش شہر متھرا میں ہوئی۔ اور بندرابن میں وہ پل کر جوان ہوئے تھے۔ لیکن بقیہ عمر ان کو دوارکا میں ہی گذارنی پڑی۔ جو ان کا اصلی وطن تھا۔ اسی علاقہ میں قصبہ سومنات سے باہر ان کا مدفن ہے۔ جس کا مفصل بیان آگے آئے گا۔

کاٹھیاوار کا طرز معاشرت

جوناگڑھ میں میرا قیام چھ ماہ رہا۔ وہاں کی زبان گجراتی ہے گو اردو سمجھی جاتی ہے۔ لیکن بولی کم جاتی ہے۔ چائے پینے کا رواج عام ہے۔ غریب سے امیر تک چائے کا عادی ہے۔ صبح سے شام دور چلتا رہتا ہے۔ سابق قلعہ سومنات اور موجودہ قصبہ سومنات جوناگڑھ سے قریباً چالیس میل کے فاصلہ پر عین سمندر کے کنارے ہے۔ میں صبح سویرے سٹیشن جوناگڑھ پہونچا۔ اور بندرگاہ ویراول کا ٹکٹ لیا۔ جو اس ریلوے کا آخری سٹیشن ہے۔ ویراول سے قصبہ سومنات تین میل جانب غرب ہے۔ دوپہر کا وقت اور ستمبر کا مہینہ تھا۔ کہ میں ویراول پہنچا۔ اور تانگہ میں سومنات کی زیارت کے لئے روانہ ہوگیا۔

ہمارے دائیں ہاتھ سمندر تھا۔ اور بائیں جانب پتھریلی زمین۔ اس زمین پر ایک ناہموار سی پختہ سڑک مجھے آدھ گھنٹہ میں سومنات کے دروازہ پر لے گئی۔ سڑک کے بائیں طرف میل ڈیڑھ میل تک قبور ہی قبور نظر آتی تھیں۔ یہ قبور ان بہادروں کی ہیں۔ جنہوں نے محمود غزنوی اور سلاطین مابعد کے زمانوں میں مختلف لڑائیوں میں لڑ کر فتح پائی۔ قصبہ سے باہر ایک چار دیواری کے اندر دو سگے بھائیوں کی ایک پختہ قبر ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک کا نام ظفر اور دوسرے کا نام مظفر تھا۔ ان دونوں بھائیوں نے ہاتھیوں پر سوار ہو کر سومنات کا لوہا لاٹ اور سرخ آہنیں دروازہ توڑا تھا۔ اور ساتھ ہی آپ بھی معہ اپنے ہاتھیوں کے ڈھیر ہو کر رہ گئے تھے۔

موجودہ قصبہ سومنات

موجودہ سومنات ایک قصبہ ہے۔ لیکن سلطان محمود غزنوی کے حملہ کے وقت یہ ایک مستحکم قلعہ تھا۔ جس کے اندر ایک خوبصورت مندر تھا۔ جو شو جی کے نام پر تعمیر کیا گیا تھا۔ سومنات دراصل سوم ناتھ ہے۔ سوم کے معنے چاند اور ناتھ کے معنے مالک کے ہیں۔ شو جی کی جو تصویر بنائی جاتی ہے۔ اس کے ماتھے پر ہلال دکھایا جاتا ہے۔ اسی ہلال کی وجہ سے شو جی کا نام سومنات مشہور ہوا۔ قلعہ سومنات دراصل شہر پربھاس پٹن کا قلعہ تھا۔ اسی میں مندر تھا۔ پربھاس پٹن اس قلعہ کے متصل ایک شہر تھا گو اس وقت موجود نہیں۔ ہاں قلعہ سومنات اب قصبہ سومنات بن کر رہ گیا ہے۔ میں قصبہ میں اسی دروازہ سے داخل ہوا۔ جس کو مظفر اور ظفر کے ہاتھیوں نے توڑا تھا۔ دروازہ کے باہر ایک چبوترہ ہے جس پر ان دو ہاتھیوں کی قبریں بنی ہوئی ہیں۔ اس قصبہ کی ہیئت کذائی دیکھ کر یہ گمان نہ ہوتا تھا کہ یہ وہی سومنات ہے جس کی دھاک تمام ہندوستان میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اور جس کی فتح کے لئے محمودی فوجیں ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے اور جان ہتھیلیوں پر رکھ کر حملہ آور ہوئی تھیں قصبہ کے اندر کوئی پختہ سڑک نہیں۔ جگہ جگہ خس و خاشاک سے پُر تھی۔ صفائی نام کو نہ تھی۔ اس قصبہ کی آبادی ہندو مسلم ہر دو پر مشتمل ہے۔ سومنات کا مندر پچھواڑے میں واقع ہے۔ اگلے زمانہ میں مندر کی پچھلی دیوار سمندر کے اندر کھڑی تھی۔ لیکن اب میں نے دیکھا کہ سمندر دیوار سے تقریباً چالیس گز پیچھے ہٹا ہوا ہے۔ مندر کو پاس جا کر دیکھا تو ایک کھنڈر پایا۔

سومنات کا شکستہ مندر

مندر کے آثار ظاہر کرتے ہیں کہ اس کی شکل ایک مثمن کی تھی۔ اور اس کے دو درجے تھے۔ اندرونی درجہ جو اب بھی قائم ہے بجز چھت کے (چھت کا وسطی حصہ افتادہ ہے) مثمن ہی کی شکل ہے۔ باہر کا درجہ باقی نہیں رہا۔ سوائے بعض جگہوں کے۔ دونوں درجوں کے درمیان جو ہشت پہلو گردش تھی۔ وہ مندر کے گرد طواف کرنے کے لئے مقصود تھی۔ ہندوؤں اور بدھوں میں طواف کی رسم طواف کعبہ کی نقل ہے محمد بن قاسم نے جب ملتان فتح کیا۔ تو وہاں بدھوں کا ایک مندر تھا۔ جہاں دور دراز سے لوگ یاترا کے لئے آیا کرتے تھے۔ مندر کے گرد طواف کرتے تھے اور سجدہ کراتے تھے۔

سومنات کا مندر سخت سنگ خارا کا بنا ہوا ہے باوجود دو ہزار سال کا عرصہ گذرنے کے اس پر دھوپ اور بارش کا کوئی ضرر رساں اثر نہیں ہوا۔ مندر کی سیر کے وقت میرے ہمراہ جامع مسجد قلعہ سومنات کے امام صاحب اور ایک پنڈت صاحب تھے۔ وہ مجھے حالات سناتے رہے

خاکسار نعمت اللہ گوہر بی۔ اے۔

نتیجہ تبلیغ ہدایت نصف اول

(۲)

محمد مبارک احمد صاحب ٹاسپر ۴۳۔ منیر احمد خانصاحب ۳۶۔ محمد صدیق صاحب ۴۳۔ محمد اسلم صاحب گجرانوالہ ۴۱۔ سلیم احمد صاحب قریشی گجرانوالہ ۳۶۔ منیر احمد صاحب ۳۰۔ مرزا بشیر احمد صاحب راولپنڈی ۴۴۔ چوہدری ضیاء الدین صاحب ۴۵۔ نذیر احمد صاحب پوسٹل کلرک امرتسر ۴۳۔ امۃ الباری صاحبہ ۴۶۔ چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور ۴۰۔ مرزا محمد حسین صاحب وسط شہر دہلی ۴۰۔ خواجہ عبدالغنی صاحب ۳۶۔ سید حسنات احمد صاحب ۳۵۔ ملک محمد اکبر صاحب ۳۶۔ شیخ محمد صادق صاحب کوئٹہ ۴۸۔ خواجہ منیر احمد صاحب ۴۴۔ احمد دین صاحب ۲۶۔ چوہدری غلام احمد صاحب ۴۳۔ ماسٹر رحمت اللہ صاحب حیدرآباد سندھ ۴۰۔ محمد احمد صاحب ۳۸۔ شیخ نور احمد صاحب منٹگمری گنج لاہور ۴۴۔ چوہدری نذیر احمد صاحب ۴۰۔ میاں محمد اسحٰق صاحب شاہد ۲۰۔ میاں غلام محمد صاحب پرویز ۴۰۔ محمد لطیف صاحب ۳۵۔ بشیر احمد صاحب ۲۰۔ سید محمد احمد صاحب ۴۸۔ سلیم احمد خانصاحب ۴۲۔ چوہدری محمد منیر صاحب ۳۰۔ چوہدری فضل کریم صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۳۲۔ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ " ۴۶۔ امۃ الحمید بیگم صاحبہ ۴۵۔ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ۴۸۔ بابو محمد اقبال صاحب سیالکوٹ شہر ۴۹۔ منظور احمد صاحب ۵۳۔ سیدہ شمس النساء صاحبہ موتی ہاری ۴۰۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب پہاڑ گنج دہلی ۴۰۔ چوہدری عبدالخالق صاحب ۴۳۔ مرزا محمد لطیف صاحب چغتائی ۴۲۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی ۴۱۔ عبدالحق صاحب [illegible] دہلی ۳۹۔ محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری ۴۰۔ بابو محمد ابراہیم صاحب عابد ۴۳۔ لطیف احمد صاحب طاہر ۳۹۔ چوہدری محمد حسن صاحب ۳۶۔ ملک محمد شریف صاحب ۴۳۔ شیخ مبارک احمد صاحب ۳۰۔ محمد شفیع صاحب لاہور چھاؤنی ۳۰۔ منصور احمد صاحب لکھنؤ ۴۰۔ چوہدری عبدالشکور صاحب کانز ریڈیو ۳۰۔ عبدالکریم صاحب ۴۲۔ ملک عبدالسمیع صاحب امرتسر ۴۳

قادیان

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ۳۵۔

خلیل احمد صاحب
کالج سٹوڈنٹ ۳۵ بشیر احمد صاحب
کالج سٹوڈنٹ ۳۴ محمد ابراہیم صاحب غالب ۱۷
محمد افضل صاحب ۱۹ غلام احمد صاحب گجراتی دار الشیوخ
۱۷ محمد افضل صاحب ۲۵ سید مبارک احمد شاہ
صاحب ۲۹ بشیر الدین صاحب دار الشیوخ ۳۴
محمد دین صاحب ۳۴ سیف اللہ صاحب دار البرکات
فضل عمر ۱۷ مبارک احمد صاحب دار الشیوخ ۲۹
محمد عبد اللہ صاحب دار الشیوخ ۲۸ قاضی غلام
نبی صاحب میکس ورکس ۳۴ شمس الحق صاحب
دار الشیوخ ۲۵ غلام نبی صاحب کشمیری ۱۷
نذیر احمد صاحب ۲۲ محمد سلیم صاحب افغان
ناصر آباد ۳۰ محمد یوسف صاحب ناصر آباد ۱۷
ظہور الحسن صاحب مسجد فضل ۲۹ غلام مہدی شاہ
صاحب ۱۷ سید بشیر احمد صاحب دار العلوم ۳۰
نور الحق صاحب مدرسہ احمدیہ ۲۴ شریف احمد
صاحب دار العلوم ۳۰ برکت اللہ صاحب
دار الفضل ۱۷ عبد الحمید صاحب دار العلوم
۲۸ نور دین صاحب دار الرحمت ۲۸
مرزا اشتیاق احمد صاحب ناصر دار الفتوح ۳۲
محمد نیاز صاحب دار الفتوح ۳۰
عبد الرحیم صاحب سوڈا واٹر فیکٹری ۱۹

رشید احمد صاحب ننگلی ۲۹ عبد الحی صاحب
دار الفضل ۲۴ عبد الباسط صاحب
دار الفتوح ۱۷ رشید احمد صاحب سیالکوٹی
فضل عمر ہوسٹل ۲۸ محمد سعید صاحب
دار الانوار ۱۷ عبد الکریم صاحب بورڈنگ
تحریک جدید ۱۷ مولوی بشیر احمد صاحب
دار الفتوح ۳۲ فتح دین صاحب دار الفضل
۲۴ ملک محمد عمر صاحب دار العلوم ۱۷
امیر احمد صاحب دار الرحمت ۲۰ محمد احمد
صاحب ۳۲ سعید احمد صاحب سیٹھی ۴۰
یونس احمد صاحب حالی ۳۴ بشیر احمد صاحب
سیالکوٹی دار السعۃ ۳۶ محمود احمد صاحب
دار الرحمت ۱۹ عطاء اللہ صاحب دار البرکات
۱۷ بشیر احمد صاحب زاہد ۲۴ محمد سعید
صاحب دار البرکات ۲۵ بشیر احمد صاحب
ناصر دار الرحمت ۲۸ سردار احمد صاحب
جامعہ احمدیہ ۳۴ محمد عبد اللہ پاشا صاحب ۲۴
محمد زہدی صاحب ۲۳ محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵
سید سعید احمد صاحب ۳۴ محمد اکرم صاحب
۳۵ مبارک احمد صاحب ۲۵ سید عزیز احمد
صاحب ۳۲ محمد اسمٰعیل صاحب اسلم ۲۴

(باقی آئندہ)

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۱۲۸ منکہ جنت بیگم زوجہ چوہدری عبد الرحمٰن خان صاحب قوم راجپوت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریام ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۱-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور نقرئی ۲۳ تولے اور زیور طلائی ۱۱ تولے ۶ ماشے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں آئندہ جو جائداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مہر ۵۰ روپے نقد وصول کر چکی ہوں:۔ العبد جنت بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن خاوند موصیہ گواہ شد:۔ عبد الغنی خان سیکرٹری وصایا کریام

تین ۳ ماہ میں اٹھرا کا علاج
پڑھیئے اور فائدہ اٹھائیے

یہ وہ مرض ہے۔ جس کو ہر فرد بشر جانتا ہے۔ جس کا علاج طبیب کم سے کم سال بھر میں کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ سید بزرگ شاہ صاحب لاہوری جو کہ اپنے وقت کے بڑے طبیبوں میں استاد مانے جاتے تھے۔ انکا تین ماہ کا اثر طبیبہ علاج مشہور تھا۔ سو ہمارے بزرگوں کا یہ نسخہ صدری چلا آرہا ہے۔ اور تقریباً ۱۰۰ سو برس کا تجربہ شدہ نسخہ ہے۔ منگوا کر آزمایئے اور فائدہ اٹھایئے { قیمت تین ماہ مکمل کورس ۹ روپے علاوہ محصولڈاک } حکیم حاذق سید مہر علی شاہ مالک دواخانہ فارقی قادیان

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر جو بقیمت ایک روپیہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتا ہے۔ کیرن ہسپتال میں Male Nurses کی تین عارضی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے رجسٹر شدہ ملٹری Male Nurses اور دیگر موزوں امیدواروں کی طرف سے ۳۱ جولائی ۴۷ء درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان میں سے دو مسلمانوں کیلئے مخصوص ہیں علاوہ ازیں تین موزوں امیدوار (دو مسلمان اور ایک غیر مخصوص) کے نام فہرست انتظاریہ پہ رکھے جائینگے۔

تنخواہ۔ چالیس روپیہ ماہوار (عارضی طور پر) ۶۰-۲-۵۰ - $2\frac{1}{2}$-۳۰ کے گریڈ میں (چالیس اور پچاس روپیہ پر ایفیشنسی بار) معہ گرانی الاؤنس کے جو از روئے قواعد مل سکتا ہے۔

قابلیت۔ امیدوار کے پاس (الف) ڈسپنسنگ کا سرٹیفکیٹ کسی منظور شدہ گورنمنٹ سکول یا گورنمنٹ کی مقررہ کمیٹی یا ڈی آف ایگزیمینرز کا عطا کردہ موجود ہونا چاہیئے (ب) انگریزی کی قابلیت ہونی چاہیئے۔ اور اینگلو ورنیکلر سکول یا مڈل سکول کا سرٹیفکیٹ ہونا چاہیئے۔ (ج) خط عمدہ اور صاف ہو اور ہندوستان کی مروجہ زبانوں میں سے ایک یا زیادہ جانتا ہو۔ (د) سینٹ جان ایمبولنس اسوسی ایشن کا فرسٹ ایڈ سرٹیفکیٹ رکھتا ہو۔

عمر اٹھارہ اور پچیس سال کے درمیان اور سابق فوجیوں کے لئے چالیس سال تک تفاصیل کے لئے اپنے پتہ کے لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ سکرٹری کو لکھیئے۔

اطلاع

مجھے خدا کے فضل سے آنکھوں کے تمام تر بیماریوں کے علاج میں خاص مہارت اور تجربہ ہے۔ اور ایک عرصہ سے میں یہ خدمت سر انجام دے رہا ہوں۔ اب میں نے احباب کی سہولت کے لئے الحکم سٹریٹ کے آخر میں جو راستہ ریتی چھلے کو جاتا ہے۔ اس کونے پر جو نئی دوکان بنی ہے۔ آنکھوں کا ہسپتال کھولا ہے۔ جس میں ستورات کے پردے کا انتظام بھی ہے احباب کو چاہیئے آنکھوں کی ہر قسم کی بیماری کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ آنکھوں کا امتحان باقاعدہ کر کے چشمے بھی دیئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی الحکم سٹریٹ قادیان

بے کاری کا علاج

فن آئینہ سازی۔ انگریزی طریق پر شیشہ قلعی کرنا سیکھو فیس پانچ روپے۔ شیشہ پر ہر قسم کی کھدائی کا کام سیکھو فیس صہ پارہ کا گلاس بنانا سیکھو فیس صہ پارہ کی گولی بنانا سیکھو فیس ... ایم۔ اے عباسی قادیان ضلع گورداسپور

فاقہ کشی ہزاروں نہیں
بلکہ فاقہ کش
کروڑوں

اناج کی کمی کے علاقوں میں کروڑوں انسان غذا کی اُس بے مقداری سے متاثر ہو گئے جو ملک کے مد مقابل ہے ان بدنصیب انسانوں کا پیٹ بھرنا حقیقتاً ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ایسی نازک اور شدید صورت حال کے اندر ہم میں سے امکان بھر مدد کرنا ہر ایک کا قطعی فرض ہے۔ آپ تھوڑی سی کوشش سے یہ مدد مندرجہ ذیل چار طریقوں سے کر سکتے ہیں۔

۱۔ دعوتیں کم کر دیجیئے۔ اگر آپ مہمانوں کو بلانا ہی چاہتے ہیں۔ تو انہیں بالکل سادہ غذا دیجیئے وہ اِس کا سبب سمجھ کر اُس کی بے حد تعریف کریں گے۔

۲۔ خود اپنے گھر میں کفایت شعاری سے کام لے کر مختلف کھانوں میں کمی کر دیجیئے۔ یہ خیال رکھیئے کہ باورچی خانہ میں جنس تو ضائع نہیں ہوتی۔

۳۔ شادی بیاہ کے موقع پر سادگی برتئے اور مذہبی اور معاشرتی تقریبوں کے موقع پر تکلف نہ کیجیئے

۴۔ اپنی غذا کو زیادہ ترکاریاں، پھل، مچھلی، گوشت، انڈے، اور دودھ سے تیار کی ہوئی اشیاء (جو ذائقہ کے مطابق ہوں) استعمال کر کے بہتر بنائیے۔ اس طرح چاول اور گیہوں کے مصرف میں کمی کیجیئے

اس طرح آپ تکالیف اور فاقہ کشی سے مصیبت زدگان کو بچا سکتے ہیں۔ جو اس مصیبت کے وقت ہماری طرف اسی قسم کی عملی امداد اور معاونت کیلئے نظریں اٹھائے ہوئے ہیں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۴ جولائی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج دن کے دو بجے گاندھی جی کے کیمپ میں منعقد ہوا۔ مسٹر آصف علی، راجندر پرشاد اور عبدالغفار خان کے سوا باقی سب ممبر موجود تھے۔ سردار بلدیو سنگھ کو خاص دعوت پر بلایا گیا تھا۔ اجلاس میں وزارتی سکیم کے متعلق ایک قرارداد کے مضمون پر بحث ہوتی رہی جو کل آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں پیش ہوگا۔ ابھی اجلاس ہو رہا تھا کہ صدر کانگرس کے نام وائسرائے کا ایک سربمہر خط موصول ہوا۔

بمبئی ۴ جولائی آج کانگرس کے آئندہ صدر پنڈت جواہر لال نہرو اور کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن میں دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ کانگرس سوشلسٹ پارٹی وزارتی سفارشات کے سخت خلاف ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گفتگو اس موضوع پر ہوئی۔ کہ اس اختلاف کو کس طرح دور کیا جائے۔

بمبئی ۴ جولائی - آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے ڈیڑھ سو سے زائد نمائندے بمبئی پہنچ چکے ہیں۔ سندھ سے کوئی نمائندہ شریک نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہاں کے نمائندوں کے انتخاب کو قواعد کی رو سے ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

بمبئی ۴ جولائی - رائے بہادر رام چندر کاک وزیر اعظم کشمیر نے آج دیر تک سردار پٹیل سے کشمیر کے معاملات پر تبادلہ خیالات کیا

نئی دہلی ۴ جولائی - محکمہ ڈاک اور تار کے ڈائرکٹر جنرل نے نچلے درجے کے ملازمین کے نام ایک کھلی چٹھی شائع کی ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ آپ کی یونین نے جو ۲۱ مطالبات پیش ہیں۔ ان میں سے اکثر ثالثوں کے پاس فیصلے کے لئے پیش کئے جا چکے ہیں۔ باقی مطالبات اتنے معمولی ہیں۔ کہ محض ان کی وجہ سے ہڑتال کرنا ایک نامناسب قدم ہے۔ جو پبلک کے لئے بھی اور خود ان کے لئے بھی تکلیف دہ ثابت ہوگا۔

حیدرآباد دکن ۴ جولائی حکومت نظام سے خوراک کی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ریاست کے تین بڑے شہروں میں راشن سسٹم جاری کر دیا جائے۔

شملہ ۴ جولائی آج صبح وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے نئے ممبروں نے اپنے عہدوں کے حلف اٹھائے۔ رسم کے اختتام کے بعد کونسل کا اجلاس کوئی نصف گھنٹہ جاری رہا۔ وائسرائے نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے

نئی دہلی ۴ جولائی - آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ نے دستور ساز اسمبلی کے مزید نمائندوں کا انتخاب کیا ہے۔ ان میں نواب محمد اسمٰعیل خان چوہدری خلیق الزمان بہادر یار جنگ (؟) ۔۔۔ حمدوٹ، میاں افتخار الدین ایم۔ ایل۔ اے راجہ صاحب محمود آباد اور مولانا حسرت موہانی ایم۔ ایل۔ اے کے نام بھی شامل ہیں۔

بمبئی ۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں کانگرس سوشلسٹ پارٹی اور فارورڈ بلاک کی طرف سے وزارتی سکیم کے متعلق کانگرس ہائی کمان کے فیصلہ کی پرزور مذمت کی جائیگی۔ لیکن امید ہے کہ مخالفت کے باوجود ہائی کمان اپنے فیصلہ کو کمیٹی سے منظور کرانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ ابھی تک اس امر کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ کہ ہفتہ کے روز اجلاس کی صدارت مولانا آزاد کرینگے یا پنڈت نہرو

قاہرہ ۴ جولائی مصر کی عرب کمیٹی نے جو عربوں کی تمام سیاسی انجمنوں اور آرگنائزیشنز پر مشتمل ہے۔ مصر کے وزیر اعظم کے نام تار بھیجکر مطالبہ کیا ہے۔ کہ مفتی اعظم فلسطین کی آزادی پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ کی جائے۔

قاہرہ ۴ جولائی - آج صدقی پاشا وزیر اعظم مصر اور برطانوی نمائندہ میں ملاقات ہوئی۔ عنقریب قاہرہ میں باقاعدہ طور پر مصری برطانوی گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔ برطانوی حلقہ اس سلسلے میں بہت پرامید ہیں۔

ماسکو ۴ جولائی - ایک مشہور روسی اخبار نے فلسطین میں برطانیہ کے تازہ اقدامات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ نے آگ پر تیل چھڑک دیا ہے۔ فلسطین کی موجودہ شورش اب اور بھی ترقی کر جائیگی۔ اور برطانیہ کے لئے شدید مشکلات پیدا کرنے کا باعث ہو جائے گی۔

لاہور ۴ جولائی سونا -/۱۰۳ چاندی -/۱۶۴ پونڈ -/۸۰ ۶۹ امرتسر سونا -/۱۰۲ چاندی -/۱۶۴ پونڈ -/۸۰ ۶۹

لنڈن ۴ جولائی - لیبر پارٹی نے ایک جلسہ میں ایک قرارداد کے ذریعے وزارتی مشن کی ان خدمات کو سراہا گیا ہے۔ جو اس نے ہندوستان میں سرانجام دیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ارکان کی گفت و شنید سے ہندوستان کو ٹھوس فائدہ پہنچا ہے۔

لنڈن ۴ جولائی - سرکاری حلقوں میں اس خبر کی تردید کی جا رہی ہے۔ کہ وائسرائے ہند لارڈ ویول مستعفی ہو رہے ہیں۔

پیرس ۴ جولائی ٹریسٹے کو بین الاقوامی کنٹرول میں لانے کے متعلق امریکی تجویز کو چاروں وزراء خارجہ نے منظور کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اطالوی نوآبادیات کے مسئلہ پر بھی مفاہمت ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۴ جولائی - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ماہ رمضان سے پہلے حج پر جانے والے حاجیوں کی بکنگ ۳۰ جولائی سے بند کر دی گئی ہے۔ اس سال خاص حالات کے ماتحت ماہ رمضان سے پیشتر جانے والے حاجیوں کو اپنے ساتھ روپیہ لے جانے کی بھی اجازت دیدی ہے۔ اسی طرح مناسب مقدار میں آٹا۔ چاول۔ دالیں اور کھانڈ لیجانے کی بھی اجازت ہے۔

پونا ۴ جولائی - ڈاکوؤں کے چند گروہوں نے جن کا پیشہ مال گاڑیاں لوٹنا ہے۔ گذشتہ سات ماہ میں ۱۲ مال گاڑیوں کو لوٹنے کی کوشش کی۔ ڈاکو گاڑیوں کو روک کر اناج کپڑا سبزیاں اور انڈے وغیرہ لوٹ لیتے ہیں۔ اب حکومت نے مال گاڑیوں کی حفاظت کرنے کے لئے سپیشل پولیس مقرر کر دی ہے۔

حیدرآباد دکن ۴ جولائی - ستمبر ۱۹۳۸ء سے ریاست کی حدود میں کانگرس پر پابندی عائد تھی۔ اب یہ پابندی ہٹالی گئی ہے

لاہور ۴ جولائی پنجاب کے مختلف علاقوں میں گندم کا بھاؤ مندرجہ ذیل ہے۔ لائلپور گندم دڑہ ۱۰۔۵ | ۹ گندم فارم ۵۹۱ | ۱۲ | ۹ ٹانڈلیانوالہ گندم دڑہ ۷۔۵ | ۹ گندم فارم ۵۹۱ | -/۱۱ | ۹ بٹالہ گندم -/۷ | ۹ گندم فارم -/۱۲ | ۹